ڈاکٹر ریحانہ کوثر
استاد شعبہ اُردو،لاہور کالج برائے خواتین یونیورسٹی لاہور

’’کلیاتِ اقبال‘‘ مرتبہ مولوی عبدالرزاق

Dr. Rehana Koasar
Department of Urdu, Lahore College for Women University, Lahore.

'Kuliyat e Iqbal' Edited by Molvi Abdul Razzaq

Amongst Allama Iqbal's Urdu collections of peotry, Bang-e-Dara is considered to be his first book. Whereas during the same time period Kuliyat-i-Iqbal got published in Hyderabad Decan which was edited by Maulvi Abdul Razzaq. This book is refered to as an unauthentic work on Iqbal. Basic information regarding this book is being provided for the first time in the paper below. Unfortunately, there is no satisfactory information available about Kuliyat-i-Iqbal edited by Abdul Razzaq in any book written about Iqbal and his poetry.

’’ذخیرۂ اقبالیات‘‘ میں جن تحریروں کو شامل سمجھا جاتا ہے ان کی دو قسمیں ہیں۔

۱۔ اقبال کی تصانیف نظم و نثر

۲۔ اقبال کے بارے میں سوانحی، تحقیقی، تنقیدی اور تشریحی کتب و مقالات

اوّل الذکر کتب کا شمار بنیادی ماخذ جبکہ مؤخر الذکر کا ثانوی آخذ میں ہوتا ہے۔ ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی کی کتاب ’’تصانیف اقبال کا تحقیقی و توضیحی مطالعہ‘‘ وہ واحد کتاب ہے جس میں اقبال کے ’’جملہ شعری اور نثری مجموعوں کے بارے میں بنیادی معلومات فراہم کرنے کا دعویٰ کیا گیا ہے۔ (۱) چنانچہ اس سلسلے میں وہ فرماتے ہیں کہ ’’میں نے اس کتاب میں ...... ہر مجموعے کا مختصر پس منظر، اس کی ترتیب و تیاری، کتاب و طباعت، طبع اوّل کی تاریخ اشاعت اور مابعد اشاعتوں کی تفصیل ...... بعض منظومات اور نثر پاروں کی تاریخ تحریر بھی متعین کی ہے‘‘(۲) ’’کلیات اقبال‘‘ مرتبہ مولوی عبدالرزاق کو ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی، اقبال کا مجموعۂ کلام تسلیم کرتے ہیں۔ وہ یہ بھی جانتے ہیں کہ یہ کتاب حیدر آباد دکن سے ۱۹۲۴ء میں شائع ہوئی تھی اور اقبال

سے اس کے شائع کرنے کی اجازت نہیں لی گئی تھی لیکن چونکہ اس کے مرتب کے خلاف قانونی چارہ جوئی آسان نہیں تھی اس لئے سراکبرحیدری (وزیر مالیات سطنتِ عثمانیہ حیدرآباددکن) (۳) کے توسط سے اس کی فروخت دکن تک محدود کردی گئی۔ (۴)

ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی واضح طور پر تو نہیں لیکن بالواسطہ تسلیم کرتے ہیں کہ ''کلیاتِ اقبال'' بانگ درا سے پہلے شائع ہو چکی تھی وہ لکھتے ہیں۔

> ''بانگِ درا کے ...... پہلے ایڈیشن کے سرورق پر......''جملہ حقوق مع ترجمہ محفوظ''...... کے الفاظ درج ہیں۔''کلیاتِ اقبال''(دکن) کے قضیے کے پس منظر میں یہ الفاظ اہم ہیں۔ (۵)

بانگِ درا کا پہلا ایڈیشن ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی کی تحقیق کے مطابق ۳ستمبر ۱۹۲۴ء کو منظرِ عام پر آ گیا تھا۔ اس ایڈیشن کے سرورق پر کلیاتِ اقبال از مولوی عبدالرزاق کے قضیے کے پس منظر میں اقبال کو ''جملہ حقوق مع ترجمہ محفوظ'' لکھوانا ضروری محسوس ہوا تو اس کا یہی مطلب ہوا کہ ''کلیاتِ اقبال'' بانگِ درا سے پہلے شائع ہو گئی تھی۔

راقم الحروف کے نزدیک ''کلیاتِ اقبال'' مرتبہ مولوی عبدالرزاق ایک بدقسمت مجموعۂ کلام ہے۔ اس جملے کے پس منظر میں جو وجوہات کام کر رہی ہیں وہ حسب ذیل ہیں:

۱۔ تصانیف اقبال کے بارے میں لے دے کر ایک ہاشمی صاحب ہی کی ڈھنگ کی تحقیقی کتاب نظر آتی ہے جسے جامع بھی کہا جا سکتا ہے۔ ''کلیاتِ اقبال'' کی بدقسمتی ملاحظہ فرمایئے کہ مذکورہ کتاب میں بھی اس کا ذکر ادھورا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ ناقص اور غلط بھی۔

۲۔ ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی نے اپنی کتاب کے دیباچے میں (جیسا کہ تحریر کے شروع میں انہی کے الفاظ میں نقل کیا جا چکا ہے) کہا ہے کہ اس میں اقبال کے جملہ شعری اور نثری مجموعوں کے بارے میں بنیادی معلومات فراہم کی گئی ہیں یعنی ہر مجموعے کا پس منظر اس کی ترتیب و تیاری، کتاب و طباعت وغیرہ کی معلومات......''کلیاتِ اقبال'' کی بدقسمتی ملاحظہ فرمایئے کہ اس کے بارے میں انھوں نے جو چند سطری معلومات فراہم کی ہیں ان میں نہ اس کے پس منظر کے متعلق کچھ بتایا ہے نہ ترتیب و تیاری کے بارے میں، نہ کتابت و طباعت کے بارے میں۔ یہاں تک کہ یہ بھی نہیں بتایا گیا کہ اس کی ضخامت کتنی ہے اور اس کے مشمولات کی کیفیت کیا ہے۔

۳۔ کلیاتِ اقبال کے بارے میں بنیادی معلومات کی فراہمی تو ایک طرف رہی، ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی نے اس کے مرتب کا نام اس طور پر دیا ہے کہ قاری مخمصے میں مبتلا ہو جاتا ہے۔ ''بانگِ درا'' کے تذکرے میں ضمنی انداز میں انھوں نے جہاں ''کلیاتِ اقبال'' پر چند سطریں تحریر فرمائی ہیں وہاں انھوں نے اس کے مرتب کا نام مولوی عبدالرزاق راشد لکھا ہے (ص ۴) لیکن کتابیات میں صرف مولوی عبدالرزاق لکھا ہے۔ کچھ سمجھ میں نہیں آتا کہ ہاشمی صاحب کے نزدیک صحیح نام کون سا ہے۔ ہمارے پیشِ نظر مذکورہ ''کلیاتِ اقبال'' کا جو نسخہ ہے اس میں جہاں کہیں بھی (سرورق، تقریب اور دیباچہ و مقدمہ کے آخر میں) مرتب کا نام آیا ہے وہاں محمد عبدالرزاق ہی ہے۔ سرورق پر البتہ نام سے پہلے ''مولوی'' کا اضافہ ہے نام کے آخر میں ''راشد'' کا

اضافہ ہاشمی صاحب نے معلوم نہیں کس بنیاد پر کیا ہے۔

اسے ''کلیاتِ اقبال'' کی بدقسمتی ہی کہا جائے گا کہ تصانیف اقبال کے بارے میں پہلی اور فی الحال آخری تحقیقی کتاب سے بھی اس کے مرتب کا صحیح نام معلوم نہیں کیا جا سکتا۔

۴۔ اقبال کے باقی مجموعہ ہائے نظم ونثر پر ڈاکٹر ہاشمی کی گفتگو بالعموم واضح، صاف اور دوٹوک انداز کی ہے لیکن ''کلیاتِ اقبال'' کے بارے میں پانچ سطروں سے زیادہ نہیں اور وہ بھی ادھوری۔ اس کے مقابلے میں ''بانگِ درا'' کا ذکر تقریباً آٹھ صفحات پر پھیلا ہوا ہے۔

۵۔ ڈاکٹر ہاشمی نے ''کلیاتِ اقبال'' کی پہلی اشاعت کے بارے میں یہ تو بتایا ہے کہ یہ ۱۹۲۴ء میں ہوئی لیکن جس طرح اقبال کے دوسرے ''مجموعوں'' کی اشاعتوں کے سال کے ساتھ، مہینے اور دن کے تعین کے لئے سعیٔ بلیغ فرمائی ہے اس کا معمولی سا اہتمام بھی ''کلیاتِ اقبال'' کے سلسلے میں نظر نہیں آتا۔

ہم نے گذشتہ سطور میں لکھا ہے کہ ہاشمی صاحب نے کھُل کر تو نہیں لیکن ذرا گھما پھرا کر یہ کہا ہے کہ ''کلیاتِ اقبال'' کو بانگِ درا'' پر تقدمِ زمانی حاصل ہے۔ ہمیں افسوس ہے کہ انھوں نے یہ کہتے وقت اس ''دقتِ نظر'' سے کام نہیں لیا جس کا مظاہرہ اقبال کی دوسری کتابوں کی اشاعتوں کے تعین کے سلسلے میں کیا ہے۔ ہماری گزارش اس ضمن میں یہ ہے کہ ''کلیاتِ اقبال'' ''بانگِ درا'' سے پہلے شائع نہیں ہوئی اس بارے میں ہمارے دلائل یہ ہیں:

۱۔ کلیاتِ اقبال کے سرورقِ (ٹائٹل پیج) پر بائیں طرف نچلے کونے میں تاریخ اشاعت کے طور پر ۱۳۴۳ ہجری مندرج ہے۔ ۱۳۴۳ ہجری کے پہلے مہینے (محرم) کی یکم تاریخ کو ۱۹۲۴ء عیسوی کے ماہ اگست کی دو تاریخ تھی اور ابھی ۱۳۴۳ ہجری کے چھٹے مہینے جمادی الثانی کی پانچویں تاریخ تھی کہ ۱۹۲۴ء عیسوی ختم ہوا اور ۱۹۲۵ء شروع ہو گیا۔(۶) لہٰذا ''کلیاتِ اقبال'' کے ٹائٹل پیج پر دیے ہوئے ہجری سال کی بنیاد پر یہ کہنا کہ کلیاتِ اقبال کی اشاعت ۱۹۲۴ء میں ہوئی، صحیح نہیں۔

۲۔ ''کلیاتِ اقبال'' پر تقریظ علامہ عبداللہ عمادی، رکن ومنصرم ناظر کتب مذہبی دارالترجمہ سلطنت عثمانیہ حیدرآباد دکن کی تحریر کردہ ہے۔ اس تقریظ کے آخر میں اس کی جو تاریخ تحریر دی گئی ہے وہ یوں ہے ''۲۴ ذیقعد ۱۳۴۲ ہجری، مطابق ۲۸ جون ۱۹۲۴ء عیسوی''۔ کلیات کے مرتب مولوی عبدالرزاق نے ''دیباچہ'' کے عنوان سے ایک سو چھتیس صفحات کا جو طویل مقدمہ لکھا ہے اس کے آخر میں دائیں طرف یہ لکھا ہے...... باغ عبدالرزاق...... حیدرآباد دکن...... ۳۱ دسمبر ۱۹۲۳ء م ۲۲ جمادی الاوّل ۱۳۴۲...... اس دیباچے (مقدمے) سے پہلے مولوی عبدالرزاق صاحب نے ''کلیاتِ اقبال'' کی تالیف وغیرہ کے ضمن میں ص ۱۲ سے ۲۶ تک ایک تحریر ''تقریب'' کے عنوان سے شامل کی ہے، اس کی تاریخ، ''تقریب'' کے اختتام پر ۲ ستمبر ۱۹۲۴ء لکھی ہے۔

۳۔ مولوی عبدالرزاق کی لکھی ہوئی ''تقریب'' کے ایک جملے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ جب وہ یہ تحریر رقم کر رہے تھے اس وقت ''کلیاتِ اقبال'' چھپ چکا تھا۔(۷) جملہ یوں ہے...... ''الحمدللہ کلیاتِ اقبال بھی زیورِ طبع سے آراستہ ہو چکا''۔(۸)

۴۔ اسی ''تقریب'' کے آخری جملے بھی کلیات کی تاریخ اشاعت متعین کرنے کے سلسلے میں قابل توجہ ہیں۔ مولوی عبدالرزاق لکھتے ہیں...... ''کلیاتِ اقبال کی ترتیب وتدوین اور کتابت وطباعت کا جو معیار میرے پیشِ نظر تھا افسوس ہے کہ وہ میری طویل علالت کے باعث جو دراصل ۱۹۲۳ء کے آغاز سے جاری تھی درہم برہم ہوگیا''۔ (۹)

کلیاتِ اقبال کی اشاعت کے سلسلے میں مندرجہ بالا سطور کے مندرجات سے یہ حقائق سامنے آتے ہیں۔

(ا) دیباچہ کے عنوان سے ''کلیاتِ اقبال'' کا مقدمہ ۳۱ دسمبر ۱۹۲۳ء کو مکمل ہو چکا تھا۔

(ب) ۲۸ جون ۱۹۲۴ء کو کلیات پر علامہ عمادی تقریظ لکھ چکے تھے۔

(ج) ''تقریب'' کے عنوان سے مرتب نے پیش لفظ ۲ ستمبر ۱۹۲۴ء کو لکھا۔ جب یہ لکھا گیا مصنف علیل تھے اور ان کی یہ علالت ۱۹۲۳ء کے شروع سے جاری تھی۔

''کلیاتِ اقبال'' کی بدقسمتی ملاحظہ فرمایئے کہ ۳۱ دسمبر ۱۹۲۳ء میں اس کا ''مقدمہ'' تحریر ہوا اور دو دن کم چھ ماہ کا طویل عرصہ اس پر پانچ صفحے کی تقریظ لکھوانے میں صرف ہوا، تقریظ کے بعد اب ''دیباچے'' کی کسر رہ گئی تھی جسے لکھنے میں مرتب کلیات نے دو ماہ لگا دیے...... ہمارے پیش کردہ ان حقائق سے ''کلیاتِ اقبال'' کی تیاری کی رفتار کا بخوبی اندازہ کیا جا سکتا ہے۔ اس سست روی کی وجوہات، مرتب کلیات کی بیماری اور منصبی مصروفیات، کچھ بھی ہو سکتی ہیں لیکن اس سے یہ قطعی طور پر ثابت ہو جاتا ہے کہ ''کلیاتِ اقبال'' جس کا دیباچہ ۲ ستمبر ۱۹۲۴ء کو لکھا گیا وہ بانگِ درا سے پہلے کسی صورت شائع نہیں ہو سکی تھی (بانگِ درا کی پہلی اشاعت ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی کے بقول جیسا کہ ہم اوپر لکھ آئے ہیں ۳ ستمبر ۱۹۲۴ء کو عمل میں آئی) کیونکہ دیباچے کی کتابت پھر طباعت آخر میں کتاب کی جلد بندی...... ان سب کاموں میں مرتب کتاب کی علالت کی وجہ سے لازماً تاخیر ہوئی ہوگی، دو تین ماہ تو لگ ہی گئے ہوں گے، اس طرح کلیاتِ اقبال ۱۹۲۴ء کے آخر میں کہیں شائع ہوئی ہوگی۔

کلیاتِ اقبال اپنی ترتیب وتدوین سے طباعت واشاعت تک بلکہ اس کے بعد بھی مشکلات ہی میں مبتلا رہی۔ مولوی عبدالرزاق کے دیباچے (تقریب) سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کلامِ اقبال کو مرتب کرنے کا خیال ایک مدت سے ان کے دل میں تھا اور وہ ایک بیاض میں منظوماتِ اقبال جمع کر رہے تھے۔ اس بیاض میں علاوہ غزلوں کے دو سو کے قریب نظمیں تھیں اور ان کے ساتھ اس قسم کی تصریحات بھی کہ...... کون سی نظم کس سن میں، کب، کس موقع پر اور کہاں پڑھی گئی، کون کون سی نظموں کا ترجمہ دوسری زبانوں میں ہوا اور کس رسالے یا اخبار میں شائع ہوئیں۔ دوسری زبانوں میں ترجمہ ہونے والی منظومات پر کس کس نے تنقید کی، نظم لکھنے کے کون سے اسباب ومحرکات ہوئے، نظم کی بنیاد کلامِ مجید کی کس آیت یا فلسفے کے کس مسئلے پر ہے، وغیرہ...... عبدالرزاق جس بیاض میں یہ سب کچھ جمع کر رہے تھے وہ گم ہوگئی...... لیکن انھوں نے ہمت نہ ہاری، پھر سے کلامِ اقبال جمع کیا اور اسے زیرِ بحث کلیات کی شکل میں شائع کر دیا۔ (۱۰)

کلامِ اقبال کی ترتیب وتدوین کے بعد جب اس کے طبع ہونے کی نوبت آئی تو اس کے مرتب مولوی عبدالرزاق صاحب بیمار پڑ گئے کچھ ان کی بیماری کے سبب اور کچھ عماد پریس حیدرآباد دکن (طابع) کی بدعنوانیوں کی وجہ سے کتاب ویسی

عمدگی سے نہ چھپ سکی جیسی مرتب کی خواہش تھی۔ (۱۱)

کتاب جب طبع ہو کر منظر عام پر آ گئی تو مرتب کو ایک اور پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ ریاست حیدر آباد دکن ہی کے ایک دوسرے اعلیٰ افسر کے ذریعے اقبال نے یہ خواہش کی کہ ''کلیاتِ اقبال'' کی اشاعت کو ریاست سے باہر نہ آنے دیا جائے کیونکہ لاہور میں ''بانگِ درا'' شائع ہو چکی ہے، اس کی اشاعت متاثر ہوگی۔ اقبال کی اس ''خواہش'' کا مولوی عبدالرزاق صاحب نے احترام کیا لیکن جب تک یہ ''خواہش'' ان تک پہنچی وہ ''کلیاتِ اقبال'' کے متعدد نسخے ہندوستان میں اپنے دوستوں کو تحفتہً بھیج چکے تھے۔ (۱۲)

''کلیاتِ اقبال'' اور ''بانگِ درا'' سے پہلے مولوی احمد دین نے ''اقبال'' کے عنوان سے ایک کتاب شائع کی تھی جس میں اقبال کی شاعری پر مفصل تبصرے کے ساتھ ان کا کلام بعض جگہوں پر پوری پوری نظم کی شکل میں دے دیا تھا۔ مولوی احمد دین، اگرچہ اقبال کے قریبی دوست تھے لیکن اس کے باوجود اقبال نے ان کی کتاب ''اقبال'' کی اشاعت کو پسند نہیں کیا۔ جس پر احمد دین صاحب نے کتاب کے تمام نسخے نذر آتش کر دیے لیکن دو نسخے کسی طرح بچ گئے۔ (۱۳)

''کلیاتِ اقبال''...... ''بانگِ درا''......اور ''اقبال'' از احمد دین کے قضیے کے بارے میں ''انوارِ اقبال'' میں بھی مختصراً کچھ لکھا گیا ہے۔ (۱۴) لیکن تشنہ ''کلیاتِ اقبال'' کے مشمولات وغیرہ کے بارے میں سب سے زیادہ اور صحیح معلومات ''نقش اقبال'' میں ملتی ہیں لیکن اس کے سنِ اشاعت کے بارے میں اس کے مصنف نے جو کچھ لکھا ہے، درست نہیں کیونکہ ایک تو انہیں بانگ درا کی پہلی اشاعت کا یقینی طور پر علم نہیں تھا دوسرے انہوں نے ''کلیاتِ اقبال'' کی تاریخ اشاعت متعین کرنے کے لئے توجہ سے کتاب کو پڑھنے کی زحمت نہیں کی۔ اس کے علاوہ اس کی اشاعت سے جو قضیہ پیدا ہوا، اس کی صحیح نوعیت بھی انھوں نے جاننے کی کوشش نہیں کی۔ حالانکہ وہ ایسے شخص تھے کہ چاہتے تو حقیقت تک پہنچنا ان کے لئے دشوار نہ تھا۔ اگر ایسا ہو جاتا تو ''کلیاتِ اقبال'' کی بدقسمتی میں کچھ کمی ہو جاتی اور قارئین دھندلکوں میں ٹامک ٹوئیاں مارنے سے بچ جاتے۔

''کلیاتِ اقبال'' کے بارے میں اگرچہ بنیادی معلومات کا ذکر مندرجہ بالا سطور میں آ گیا ہے لیکن وہ چونکہ منتشر ہے اس لئے یہاں اسے اختصار کے ساتھ یکجا پیش کیا جاتا ہے۔ (۱) ''کلیاتِ اقبال''......اقبال کے اُردو کلام کا ویسا ہی مجموعہ ہے جیسا کہ بانگ درا۔ ''کلیاتِ اقبال'' کے مرتب نے اس میں اقبال کا تمام اُردو کلام جو اُسے مل سکا، جمع کر دیا ہے۔ جبکہ اقبال نے بانگِ درا کو مرتب کرتے وقت ترمیم و تنسیخ سے بھی کام لیا ہے۔ (۲) ''کلیاتِ اقبال'' کی اشاعت، بانگ درا کی اشاعت ۳ ستمبر ۱۹۲۴ء کے بعد عمل میں آئی غالباً ایک آدھ ماہ بعد (۳) ''کلیاتِ اقبال'' کی ترتیب و تدوین کا کام اس کے مرتب عبدالرزاق صاحب اس کی اشاعت سے دو تین سال پہلے شروع کر چکے تھے۔ (۴) ''کلیاتِ اقبال'' کے مشمولات کی ترتیب یہ ہے۔ (ا) سخن ہائے گفتنی سرورق کے عقبی صفحے اور عقبی ٹائٹل پیج کے اندرونی صفحے پر مرتب کے بھائی محمد عبدالستار کے قلم سے (ب) فہرست کلیات اقبال ص ۱ تا ۵ (ج) تقریظ......علامہ عبداللہ العمادی ص ۷ سے ص ۱۱ تک (د) تقریب، کلیات کی ترتیب

وتدوین کے اسلوب کے بارے میں مرتبِ کلیات کا دیباچہ ص۱۲ سے ۲۶ تک، (ہ) دیباچہ، مرتب کا طویل مقدمہ جس کے صفحات کواز سرِنو نمبر ایک سے شروع کیا گیا ہے اور جو ص نمبر ۱۳۶ پر ختم ہوتا ہے۔ یہ مقدمہ......ان ذیلی عنوانات میں منقسم ہے۔ اقبال کے مختصر حالات...... نام اور وطن...... مقام و سنہ ولادت...... ابتدائی تعلیم...... اعلیٰ تعلیم...... اساتذہ......سکونت و فکر معاش......تحقیقات علمی......سفر انگلستان...... التجائے مسافر...... زمانہ قیام یورپ......لندن یونیورسٹی میں عربی کے پروفیسر مقرر ہوتے ہیں۔تہذیب مغرب اقبال کی نظر میں۔لطیفہ۔وطن کو مراجعت۔لاہور پہنچتے ہیں۔ترک ملازمت۔نوبل پرائز۔منکسر المزاجی۔بدیہہ گوئی۔(ب) اقبال کی شاعری۔طرز بیان۔تلمذ۔راہِ عمل۔موضوع شاعری۔شہرت کی بنیاد۔آل انڈیا محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کی جانب سے اقبال کی ادبی خدمات کا اعتراف۔علامہ شبلی قوم کی جانب سے اقبال کو پھولوں کا ہار پہناتے ہیں۔اقبال حضرت شاہ سلیمان صاحب پھلواری کی مقدس نظروں میں۔خصوصیات شاعری۔خطاب بہ تاج دار دکن۔ حالی کے رنگ میں۔غالب کے رنگ میں۔امیر کے رنگ میں۔داغ کے رنگ میں......شبلی کے رنگ میں۔زندگی حرکت اور کش مکش کا نام ہے سکون وقرار کا نہیں۔دنیا کا کوئی ذرہ بیکار نہیں پیدا کیا گیا۔راز دہر کی جستجو میں انسان سراپا حیرت ہے۔اقبال کی تصنیفات............۔''مقدمے'' میں کچھ عنوانات نہیں ہیں لیکن فہرست میں قائم کئے گئے ہیں مثلاً اقبال کے متعلق نقادانِ فن کی رائیں۔اقبال ہم عصر شعرا کی نظر میں۔مقدمہ ص ۱۳۶ پر ختم ہوتا ہے اس کے بعد کلام اقبال کو ص نمبر ا سے ص ۲۲۶ تک مرتب کیا گیا ہے سب سے پہلے غزلیات ہیں جنہیں ''مئے دو آتشہ'' کے عنوان کے تحت رکھا گیا ہے اس کے بعد ''متفرقات'' کے عنوان کے تحت دو صفحات پر اشعار دیے ہیں اگلا عنوان ''نکات'' ہے اس کے تحت دیے گئے اشعار ص ۳۴ تک چلتے ہیں۔ص ۳۵ پر ایک عنوان ''نقش قدرت'' ہے اس کے تحت بالعموم وہ منظومات دی گئی ہیں جن کا موضوع مناظر فطرت ہیں۔ آگے جن عنوانات کے تحت عبدالرزاق نے اقبال کی منظومات کو مرتب کیا ہے وہ یہ ہیں۔فانوس حیات......بلاد اسلامیہ......شمع طور......متعدد نظمیں ایسی ہیں جو مرتب کے قائم کردہ کسی عنوان کے تحت نہیں ہیں بلکہ انہی عنوانات کے تحت ہیں جن کے تحت وہ اخبارات یا رسائل میں شائع ہوئیں۔آخر میں چار صفحات کا صحت نامہ اغلاط ہے۔

کتاب سفید رنگ کے دبیز کاغذ پر طبع ہوئی ہے۔کتابت روشن اور جاذب نظر ہے۔مرتب نے اس کی ترتیب و تدوین اور طبع واشاعت میں باوجود اپنی منصبی مصروفیات اور علالت کے جیسا اہتمام کیا ہے، وہ اقبال سے ان کی محبت وعقیدت کا مظہر ہے۔

حوالہ جات/حواشی

۱۔ رفیع الدین ہاشمی، ڈاکٹر، تصانیف اقبال کا تحقیقی و توضیحی مطالعہ، لاہور: اقبال اکادمی، طبع دوم ۲۰۰۱ء، ص: ی

۲۔ ایضاً ص: ی

۳۔ عبدالواحد معینی، سید نقشِ اقبال، لاہور: آئینہ ادب، طبع اوّل ۱۹۶۵ء، ص: ۷۶

۴۔ رفیع الدین ہاشمی، ڈاکٹر، کتاب مذکور، ص: ۲۴

۵۔ ایضاً ص: ۲۵

۶۔ عبدالقدوس ہاشمی، تقویم تاریخی، کراچی: مرکز تحقیقات اسلامی، ۱۹۶۵ء، ص: ۳۳۶

۷۔ کلیاتِ اقبال کے مشمولات کی ترتیب یوں ہے ص ا سے ۵ تک، فہرست کلیاتِ اقبال۔ ص ۶ خالی۔ ص ۷ سے ۱۱ تک علامہ عمادی کی تقریظ۔ ص ۱۲ سے ۲۶ تک ''تقریب'' کے عنوان سے مولوی عبدالرزاق کی تحریر، ''کلیاتِ اقبال'' کے مشمولات و مقصد اشاعت کے بارے میں، اس کے بعد پھر صفحہ ا سے ۱۳۶ تک ''دیباچہ'' کے عنوان سے مرتب کلیات کا مقدمہ اور آخر میں ''کلیاتِ اقبال'' جس میں مختلف عنوانات کے تحت کلام اقبال کو ترتیب دیا گیا ہے۔ اس حصے کے صفحات کو بھی دیباچے (مقدمے) کے صفحات کی طرح الگ سے شمار کیا گیا ہے یہ حصہ صفحہ ا سے ۲۲۶ تک ہے۔ آخر میں پھر الگ سے صفحات نمبر دے کر چار صفحوں میں ''صحت نامہ کلیاتِ اقبال'' ہے۔

۸۔ عبدالرزاق، مولوی، (مرتبہ) کلیاتِ اقبال، حیدرآباد دکن: عماد پریس، ۱۹۲۴ء، ص: ۲۳

۹۔ ایضاً ص: ۲۶ ۱۰۔ ایضاً ''تقریب'' ص: ۱۲، ۱۳، ۲۲

۱۱۔ سخن ہائے گفتنی کے عنوان کے تحت مولوی عبدالرزاق مرتب کلیات کے بھائی عبدالستار لکھتے ہیں

''اس کتاب میں رسم الخط کا خاص اہتمام مدنظر تھا اور کوشش کی گئی تھی کہ یہ صحیح چھپے لیکن اس کا التزام کما حقہ، قائم نہ رہ سکا کیونکہ کتاب کا بڑا حصہ برادر محترم کی غیر موجودگی اور عدم نگرانی میں طبع ہوا...... برادر ممدوح کی صحت اچھی رہتی تو یہ مجموعہ کئی مہینے پیشتر نکل چکا ہوتا'' ......سخن ہائے گفتنی کی عبارت کلیاتِ اقبال کے سرورق کے عقبی صفحے پر ہے جس پر آج کل کے رواج کے مطابق بالعموم سال اشاعت، قیمت، ناشر کا نام، مقام اشاعت وغیرہ اندراجات ہوتے ہیں۔ عماد پریس کی بدعنوانی کا شکوہ سرورق سے پہلے جلد ساز کے لگائے ہوئے خاکی (براؤن) رنگ کے کاغذ پر چسپاں ایک مطبوعہ چٹ میں کیا گیا ہے۔

۱۲۔ عبدالواحد، معینی، نقشِ اقبال، لاہور: آئینہ ادب، طبع اوّل ۱۹۶۵ء، ص: ۶۵ تا ۸۶

یہ اقبال پر عبدالواحد صاحب کے مختلف مضامین کا مجموعہ ہے، جس میں ''کلیاتِ اقبال کی سرگذشت'' کے عنوان سے انھوں نے جو کچھ لکھا ہے اسے پڑھ کر حیرت ہوتی ہے کہ ہمارے بھی ہیں مہربان کیسے کیسے ....یعنی اقبال پر لکھنے والے بزرگوں میں کیسے بے تکی ہانکنے والے اصحاب ہوا کرتے تھے بلکہ اب بھی ہیں۔

۱۳۔ تفصیل کے لئے ملاحظہ فرمائیے ''اقبال'' مرتبہ مشفق خواجہ، لاہور: اقبال اکادمی، ۲۰۰۶ء، (مشفق خواجہ کا مقدمہ)

۱۴۔ بشیر احمد ڈار، انوارِ اقبال، کراچی: اقبال اکادمی پاکستان، طبع اوّل مارچ ۱۹۶۷ء، ص: ۳۱ تا ۳۳